امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

گناہوں کا علاج

تخریج شدہ

اس رسالے میں ------

توبہ کا طریقہ

تین بہنوں کا وبال

روزانہ خیرات کرنے کا ثواب

لالچ کا دردناک انجام

تجدیدِ ایمان کا طریقہ

مکتبۃ المدینہ
www.dawateislami.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

گناہوں کا عِلاج

شیطان لاکھ سُستی دلائے امیرِ اہلسنّت کا یہ بیان مکمّل پڑھ لیجئے

اِن شاءَ اللہ عزوجل آپ اپنے دِل میں مَدَنی انقلاب برپا ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

﴿یہ بیان ۱۹ رجب المرجب ۱۴۲۲ھ بمطابق 7/10/2001 کو صحرائے مدینہ ملتان شریف میں ہوا۔ ضرورتاً ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضر کیا ہے۔ عبید الرضا ابن عطار﴾

رُخِ پُر انوار پر خوشی کے آثار

حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز سرکارِ نامدار، رسولوں کے سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہَر تشریف لائے، اِس موقع پر ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگے بڑھ کر عرض کی، یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قربان ہوں آج چہرۂ مبارک پر خوشی کے آثار معلوم ہورہے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک ابھی جبرئیلِ امین (علیہ السلام) میرے پاس آئے تھے اور اُنہوں نے کہا، 'اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! جس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ عزوجل اُس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں ثبت فرمائے گا اور دس گناہ مٹادے گا اور دس دَرَجات بڑھادے گا۔' (القولُ البدیع ص ۱۱۸ مطبوعہ دارالکتب العربی بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد!

رَحمتوں بھرا سَودا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل کی رَحمت کتنی بڑی ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھے تو اللہ عزوجل اُس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھے گا، دس گناہ مٹائے گا اور دس دَرَجات بلند فرمائے گا۔ ہماری زَبانوں سے نہ جانے کتنی فُضول باتیں نکلتی ہونگی، اے کاش! فُضول گوئی کے بجائے دُرودِ پاک پڑھنے کی عادت ہوجائے۔

ذِکر و دُرود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے میری فُضول گوئی کی عادت نکال دو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد!

گناہ کیجئے مگر---

ایک بار حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اُدھَم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی خدمتِ سراپا عظمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی، عالیجاہ! مجھ سے بہت گناہ سرزد ہوتے ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھے گناہوں کا علاج تجویز فرمایئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **پہلی نصیحت** فرماتے ہوئے فرمایا، 'جب گناہ کرنے کا پکّا اِرادہ ہوجائے تو اللہ عزوجل کا رِزق چھوڑ دو۔' اُس شخص نے حیرت سے عرض کیا، حضرت! آپ کیسی نصیحت فرمارہے ہیں! یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ جبکہ رَزّاق عزوجل وُہی ہے، تو میں اس کی روزی چھوڑ کر بھلا کس کی کھاؤنگا! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا، دیکھو! کتنی بُری بات ہے کہ جس پرْوَرْدگار عزوجل کی روزی کھاؤ اُسی کی نافرمانی بھی کرتے رہو۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **دوسری نصیحت** فرمائی، 'جب بھی گناہ کا اِرادہ ہوجائے تو اللہ عزوجل کے مُلک سے باہَر نکل جاؤ۔' اس نے عرض کی، حُضور! یہ کیسے ہوسکتا ہے! تمام مشرق، مغرِب، شمال، جنوب، دائیں، بائیں، اوپر، نیچے اَلْغَرض جدھر جاؤں اُدھر اللہ عزوجل ہی کا مُلک پاؤں۔ اللہ عزوجل کے مُلک سے باہَر نکلنے کی کوئی صورت ہی نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا، دیکھو! کتنی بُری بات ہے کہ اللہ عزوجل کے مُلک میں بھی رہو اور پھر اُس کی نافرمانی بھی کرو۔ **تیسری نصیحت** آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ ارشاد فرمائی، 'جب گناہ کا پُختہ ارادہ ہوجائے تو بس اب گناہ کر ہی ڈالنا ہے تو گناہ کرلو لیکن اپنے آپ کو اتنا چھپالو کہ اللہ عزوجل دیکھ نہ سکے۔' اُس نے حیرت سے عرض کیا، حُضور! یہ کیونکر ممکن ہے کہ اللہ عزوجل مجھے دیکھ نہ سکے؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا، دیکھو! کتنی بُری بات ہے کہ جب تم اللہ عزوجل کو سمیع وبصیر تسلیم بھی کرتے ہو اور یہ بھی یقین کے ساتھ کہہ رہے ہو کہ اللہ عزوجل ہر لمحے مجھے دیکھ رہا ہے مگر پھر بھی گناہ کئے جارہے ہو۔ **چوتھی نصیحت** یہ ارشاد فرمائی، 'جب مَلَکُ الْموت سیِّدُنا عزرائیل علیہ السلام تمہاری روح قبض کرنے کیلئے تشریف لائیں تو اُن سے کہہ دینا کہ تھوڑی سی مُہلت دے دیجئے کہ میں توبہ کرلوں۔' اُس شخص نے عرض کیا، حُضور! میری کیا اَوقات اور میری سُنے کون؟ موت کا وقت مقرر ہے اور مجھے ایک لمحہ بھی مُہلت نہیں مل سکے گی فوراً میری روح قبض کرلی جائیگی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، جب تم یہ جانتے ہو کہ میں بے اختیار ہوں اور توبہ کی مُہلت حاصل نہیں کرسکتا تو فِی الحال جو وقت تمہارے پاس ہے اُسی کو غنیمت جانتے ہوئے مَلَکُ الْموت سیِّدُنا عزرائیل علیہ السلام کی تشریف آوری سے پہلے پہلے توبہ کیوں نہیں کرلیتے؟ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **پانچویں نصیحت** یہ فرمائی، 'جب تمہاری موت واقع ہوجائے اور قبر میں مُنکَر نَکِیر تشریف لے آئیں تو اُن کو قبر سے ہٹا دینا۔' اُس نے عرض کیا، عالیجاہ! یہ کیا فرمارہے ہیں! میں انہیں کیسے ہٹاسکوں گا؟ مجھ میں اتنی طاقت کہاں! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا، جب تم نَکِیرَیْن کو ہٹا نہیں سکتے تو اُن کے سُوالات کے جوابات دینے کی تیاری ابھی سے کیوں شروع نہیں کردیتے! **چھٹی اور آخری نصیحت** کرتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا، 'اگر قیامت کے دِن تمہیں جہنّم کا حکم سنایا جائے، تو کہہ دینا کہ میں نہیں جاتا۔' اس نے عرض

کی، حضور! وہاں تو گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ تو آپ رحمۃ تعالیٰ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا، جب تمہارا یہ حال ہے کہ تم اللہ عزوجل کی روزی کھانے سے بھی باز نہیں آسکتے، اُس کے مُلک سے باہر بھی نہیں نکل سکتے، اُس سے نظر بھی نہیں بچاسکتے، منکر نکیر کو بھی نہیں ہٹا سکتے اور جہنم کے عذاب کا اگر حُکم ہوجائے تو اُسے بھی نہیں ٹال سکتے تو پھر گناہ کرنا چھوڑ دو تاکہ ان تمام مصائب سے محفوظ رہ سکو۔ اُس شخص پر سیّدُنا ابراہیم بن اَدہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تجویز کردہ گناہوں کے علاج کے ان چھ نصیحت آموز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں نے بہت اثر کیا، وہ زار و قطار رونے لگا اور اُسی وقت اُس نے تمام اپنے تمام گناہوں سے سچی توبہ کرلی اور مرتے دَم تک توبہ پر قائم رہا۔ (مُلخّص از تذکرۃ الاولیاء، ص ۱۰۰، ۱۰۱ ناشر انتشارات گنجینہ تہران)

اللہ عزوجل کا رِزق نہ کھاؤ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیّدُنا ابراہیم بن ادہم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے کس قدر احسن انداز میں گناہوں کا علاج تجویز فرمایا۔ پہلا علاج جو اُس شخص کو ارشاد فرمایا وہ یہ ہے کہ اگر گناہ کرنا ہے تو کرو مگر اُس صورت میں اللہ عزوجل کا رِزق کھانا چھوڑ دو۔ اُس نے یہی عرض کیا، یہ کیسے ممکن ہے کہ میں اُس کا رِزق کھانا چھوڑ دوں؟ وُہی تو رَزّاق عزوجل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا، جب اُس کی روزی کھاتے ہو اور پھر اُس کی نافرمانی بھی کرتے ہو تو کتنی عجیب سی بات ہے! اس بات کو دُنیاوی مثال میں اس طرح سمجھیں کہ ہم اگر کسی کو کچھ کھلا دیں اگرچہ وہ اللہ عزوجل کا ہی دیا ہوا ہے مگر پھر بھی اُس سے کئی گُنا وصول کرنے کی کوشش کریں۔ مثلاً اپنے ملازِم سے پوری ڈیوٹی (Duty) لی جاتی ہے اگر وہ کبھی دیر سے آئے تو گرج کر کہا جاتا ہے، آپ اِتنی دیر سے کیوں آئے؟ تین ہزار روپے تنخواہ لیتے ہیں اور ساڑھے آٹھ بجے کے بجائے ڈیڑھ گھنٹے لیٹ (Late) یعنی دس بجے تشریف لا رہے ہیں! اگر آئندہ کبھی تاخیر کی تو تنخواہ کاٹ لی جائے گی! اِسی پر اِکتِفاء نہیں بعض اوقات گالیاں بھی دی جاتی ہیں، اگر ملازِم زِیادہ کمزور ہے تو کبھی کبھی ہاتھ بھی مار دیا جاتا ہے اور وہ بیچارہ غریب دِل مَسُوس رہ جاتا ہے۔ ذِمّہ داری (Duty) سے زِیادہ بھی اُس سے کام لیتے ہیں، چُھٹّی کا وَقت چاہے چھ بجے ہو مگر آٹھ نو بجے تک بھی فارغ نہیں کرتے، چُھٹّی والے دِن بھی بُلا لیتے ہیں۔ اَلغَرَض بندہ اگر کسی کو اپنے پاس کام پر رکھتا ہے اور اس کو تنخواہ دیتا ہے تو پورا بلکہ بعض اوقات زِیادہ کام لیتا ہے تو یہ کتنی بے وفائی کی بات ہے کہ اللہ عزوجل کی ہم روزی کھائیں اور پھر اُس کی طرف سے عائد کردہ ڈیوٹی (Duty) پوری نہ دیں۔ اُس نے ہمارے ذِمّے پانچ نمازوں کی ڈیوٹی لگائی مگر ہم کوتاہی کریں، ماہِ رَمَضان شریف کے روزے رکھنے کی ذِمّہ داری عطا فرمائی وہ بھی نہ نبھائیں، اُس نے کثیر مال دیا اور شرائط کے ساتھ صِرف ڈھائی فیصد سالانہ زکوٰۃ فرض کی مگر ہم کترائے۔ اس نے لہلہاتے کھیت اور پھلوں سے لدے باغات سے نوازا اور عُشر یا خُمس فرض کیا مگر ادا نہ کریں۔ اُس نے حُکم فرمایا، فُلاں فُلاں کام مت کرو مگر پھر بھی نافرمانی کیے جائے۔ یہ کتنی بے غیرتی کی بات ہے کہ اُس کی روزی کھائے چلے جانے کے

باوجود اُس کی نافرمانی کا بازار گرم رکھا جائے۔

اللہ عزوجل کے مُلک سے نکل جاؤ!

گناہ کا دوسرا علاج یہ ارشاد فرمایا کہ گناہ کرنا ہو تو اللہ عزوجل کے ملک سے باہر چلے جاؤ اور ظاہر ہے کہ یہ ناممکن ہے۔ اِس کو یوں سمجھئے کہ ہم کسی کے گھر مہمان ہوں تو مُرُوّت کی وجہ سے بھی ہم اُس کے گھر میں کسی قسم کا نقصان نہیں ہونے دیں گے۔ اگر ہم سے کوئی نقصان ہو بھی گیا تو اس پر ہمارا ضمیر ہمیں ملامت کریگا، تو اب غور فرمائیں کہ خالق و مالِک عزوجل کی بادشاہی میں رہیں اور پھر اُس کی نافرمانی بھی کریں! یہ کتنا عجیب و غریب کام ہے اور مُرُوّت کے بھی کس قدر خلاف ہے۔

اللہ عزوجل سے چھپ جاؤ

گناہ کا تیسرا علاج آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ ارشاد فرمایا کہ کسی ایسی جگہ جا کر گناہ کرو جہاں اللہ عزوجل دیکھ نہ سکے۔ یہ بات اَظْھَرُ مِنَ الشَّمْسِ "یعنی سورج سے بھی زیادہ ظاہر ہے" کہ ایسی کوئی بھی جگہ نہیں جو ایک لمحے کے لئے بھی اللہ عزوجل سے پوشیدہ ہو، وہ ہر وَقت ہر شے کو مُلاحظہ فرما رہا ہے۔ اے کاش! ہمارے اندر گناہ کرتے وقت یہ احساس پیدا ہو جائے کہ اللہ عزوجل ہمیں دیکھ رہا ہے۔

اللہ عزوجل دیکھ رہا ہے

بغدادِ مُعلّٰی میں ایک بدمُعاش نے ایک عورت کو پکڑ لیا اور اُس پر خنجر نکال لیا۔ لوگ دُور سے تماشہ دیکھ رہے تھے اور کسی کی بھی ہمت نہیں تھی کہ وہ عورت کو اُس بدمعاش کے چُنگل سے آزاد کرا سکے۔ اتنے میں ایک بُزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں سے گزرے اور فوراً قریب جا کر بدمُعاش کے کان میں کچھ کہا اور آگے بڑھ گئے۔ اُس پر ایک دم لرزہ طاری ہو گیا اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا! اُس کا خنجر ہاتھ سے چھوٹ گیا اور وہ عورت وہاں سے بھاگ گئی۔ جب اُس کو ہوش آیا تو لوگوں سے پوچھا، وہ بُزرگ کون تھے؟ حاضرین میں سے کسی نے جواب دیا، وہ زمانہ کے وَلِیُّ اللّٰہ حضرتِ سیّدُنا بِشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے، وہ بولا، انہوں نے میرے کان میں کہا، تیرے اِس فعل کو اللہ عزوجل دیکھ رہا ہے۔ میں خوفِ خدا عزوجل سے کانپ اُٹھا اور مجھے ایک دم احساس پیدا ہوا کہ میں کتنا بے شرم اور بے غیرت ہوں کہ میرا ربّ عزوجل مجھے دیکھ رہا ہے اور میں بے حیائی کا کام کر رہا ہوں، بس مجھے اس احساس نے تڑپا کر گرا دیا اور میں بے ہوش ہو گیا۔ اتنا کہنے کے بعد وہ بدمُعاش نہایت ہی دَرد و رِقّت کے ساتھ اس طرح چیخنے لگا، اسی خوف سے اس کو بُخار چڑھ گیا اور ایک ہفتے کے اندر اندر وہ فوت ہو گیا۔ (رَوضُ الرَّیاحِین ص ۱۷۱ المطبعۃ المیمنیۃ مصر)

قیامت میں کون جواب دے گا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اگر کوئی اپنے اندر اِحساس اُجاگر کرلے کہ گناہ کرتے وَقت میرا پالنے والا مجھے دیکھ رہا ہے، جھوٹ بولتے وقت فوراً خیال آجائے کہ میں جھوٹ بول کر بندے کو تو دھوکہ دے رہا ہوں اور یہ بے چارہ بھی مجھے سچا جان رہا ہے مگر اللہ عزوجل تو مجھے مُلاحظہ فرمارہا ہے، زَبان سے گالی نکالتے وَقت یہ بات ذِہن میں رَچ بَس جائے کہ میرا ربّ عزوجل سمیع و بصیر ہے اور وہ سُن اور دیکھ رہا ہے، یا بدنگاہی کرتے وقت بھی یہ تصوُّر بندھ جائے کہ میں جس کے ساتھ بدنگاہی کر رہا ہوں اگر چہ اُس کو نہیں معلوم بلکہ وہ بے چارہ تو مجھے نیک سمجھ بیٹھا ہے مگر اللہ عزوجل مجھے دیکھ رہا ہے اور اُس پر میری نیّت بھی آشکار ہے۔ بعض لوگ اَمرَد سے بدنگاہی کرتے اور اپنی آنکھوں کو حرام سے پُر کرتے ہیں اور اَمرَد یا دیگر اَفراد کو اس کا پتا نہیں لگتا۔ بلکہ وہ بدنظری کرنے والے کو نیک بندہ سمجھ رہے ہوتے ہیں لیکن ربّ کائنات عزوجل دِلوں کے حالات کو جانتا ہے۔ لِہٰذا کاش اُمرد کے ساتھ بدنگاہی کرتے وقت، اُس سے اپنا جسم ٹکراتے وَقت، اس کے سامنے ہنس کر، اُس کی مسکراہٹ سے لُطف اندوز ہوکر لَذّت کے ساتھ باتیں کرتے وقت، اُس کے ساتھ آگے یا پیچھے اسکوٹر یا سائیکل پر بیٹھتے یا بٹھاتے وقت یہ اِحساس ہوجائے کہ میں بھی کتنا بے غیرت و کمینہ ہوں کہ میرا اللہ عزوجل مجھے دیکھ رہا ہے اور میں بے حیائی کا کام کر رہا ہوں۔ اگر کل قِیامت کے دِن اللہ عزوجل نے مجھ سے پوچھ لیا تو میرے پاس کیا جواب ہوگا؟ اور میں کس طرح اپنے آپ کو اس کے قہر و غضب سے بچا سکوں گا؟

نفسیاتی اَثر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا جائے تو انسان کو انسان سے بہت ڈر لگتا ہے۔ مثلاً والِدین یا اَساتِذۂ کرام کے سامنے گالی دیتے ہوئے ڈرتے ہیں، مگر افسوس اللہ عزوجل سے کماحقُّہٗ نہیں ڈرتے۔ اگر کوئی رُعب دار شخص سامنے موجود ہو تو اُس سے اتنا ڈرتے ہیں کہ آواز نہیں نکلتی، اُس کے سامنے خُشوع و خُضوع یعنی عاجزانہ انداز کے ساتھ رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اے کاش! اللہ عزوجل کا خوف ہمارے دِلوں میں جاگزیں ہوجائے، ہر وَقت اُسی کے خوف کا غَلَبہ رہے اور ہم جس طرح لوگوں کے سامنے برے کام کرنا پسند نہیں کرتے۔ اے کاش! صد کروڑ کاش! ہمارے ذِہن میں ہر وقت یہ بات رائج رہے کہ اللہ عزوجل ہمیں دیکھ رہا ہے اور یوں ہم اپنے گناہوں کا علاج کرنے میں کامیاب ہوجائیں۔

چھپ کے لوگوں سے کیئے جس کے گناہ وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے

(حدائقِ بخشش)

توبہ کی مُہلَت مانگ لو

گناہوں کا چوتھا علاج تجویز کرتے ہوئے سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے فرمایا، اے گناہ کرنے والے ! جب ملکُ الموت علیہ السلام رُوح قبض کرنے کیلئے تشریف لائیں تو اُن سے کہہ دینا کہ ٹھہرو میں توبہ کرلوں۔ ظاہر ہے وہ مُہلت نہیں دینگے تو ابھی سے توبہ کیوں نہیں کرلیتے؟ آخر پس کس اُمّید پر گناہ پر گناہ کئے جارہے ہیں؟ خدارا ! شیطان سے جلد پیچھا چھُڑالیجئے ورنہ یہ آپ کو کہیں کا نہیں چھوڑے گا! قُرآنِ پاک کے پارہ ۲۸ سورۃُ الحَشْر کی آیت نمبر ۱۶ میں ارشاد ہوتا ہے،

کمثل الشیطٰن اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بری منک انی اخاف اللّٰہ ربَّ العٰلَمِینَ

ترجمۂ کنزالایمان : شیطان کی کہاوت جب اس نے آدمی سے کہا کفر کر پھر جب اس نے کفر کیا بولا میں تجھ سے الگ ہوں میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہاں کا ربّ ہے۔

توبہ کے معنی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطٰن بڑا مکّار وعیّار ہے خود بندوں کو کُفر کا حکم دیتا ہے اور پھر ان سے بیزاری کا اظہار بھی کرتا ہے اور چُونکہ شیطٰن کو خود توبہ کی توفیق نہیں اس لئے اب وہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا بھی توبہ کرکے اس کے ساتھیوں کی فہرست سے نکل جائے۔ لہٰذا فوراً اسے پیشتر توبہ کر لیجئے۔ توبہ کے معنیٰ بھی سُن لیجئے! کیونکہ آج کل تو توبہ کا بھی عجیب انداز ہے کہ لبوں پر مسکراہٹ، بلکہ بعض اوقات ہنسی کے فوّارے اُبل رہے ہوتے ہیں اور گالوں پر آہستہ آہستہ چپت مارتے ہوئے توبہ، توبہ بول کر دِل کو منالیا جاتا ہے کہ توبہ ہوگئی! یہ حقیقی نہیں محض رسمی توبہ ہے۔ حدیثِ پاک میں آتا ہے، اَلـنَّـدَمُ تَـوْبَـۃٌ یعنی شرمندگی توبہ ہے۔ (سنن ابنِ ماجہ، ج ۴ رقم الحدیث ۴۲۵۲، ۴۹۲۲، مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت)

توبہ کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر گناہ سرزد ہوجائے تو اسے دِل میں بُرا سمجھے، کاش! لرزہ بھی طاری ہو اور شرم آئے کہ میں نے یہ کام کیوں کیا؟ ذِہن بھی بن جائے اور پکّا عہد ہو کہ آئندہ کبھی بھی یہ گناہ نہیں کروں گا گناہ سے توبہ کرنے کے یہی معنیٰ ہیں لہٰذا کئے ہوئے گناہ پر دِل میں بے زاری اور شرمندگی اور آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کے پختہ اِرادہ کے ساتھ (مثلاً بدنگاہی کا گناہ ہوا تھا تو) عرض کرے، یااللہ! مجھ سے بدنگاہی کا گناہ سرزد ہوگیا ہے اس سے توبہ کرتا ہوں اور عہد کرتا ہوں کہ آئندہ یہ گناہ نہیں کروں گا۔

ندامت سے گناہوں کا اِزالہ کچھ تو ہوجاتا مگر رونا بھی تو آتا نہیں ہائے ندامت سے

توبہ کے تین ارکان

حضرتِ صدرُالا فاضل مولیٰنا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں، توبہ کی اَصل رُجُوع اِلَی اللہ (یعنی اللہ عزوجل کی طرف رُجوع کرنا) ہے اِس کے تین رُکن ہیں (۱) اِعتِرافِ جُرم (۲) نَدامت (۳) عَزمِ تَرک (یعنی اِس گناہ کو ترک کردینے کا پکّا اِرادہ) اگرگناہ قابلِ تَلافی ہو تواس کی تلافی (یعنی نقصان کا بدلہ) بھی لازِم مثلاً تارِکُ الصَّلٰوۃ (یعنی بے نَمازی) کیلئے پچھلی نَمازوں کی قضا بھی لازِم ہے۔ (خزائنُ العرفان، ص ۱۲ بمبئی)

دوزخ کے دروازے پر نام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جونَماز نہیں پڑھتے وہ توبہ کر ما ئیں، یاد رکھئے! نَماز توبہ سے مُعاف نہیں ہوتی۔ہاں قضاء ہوگئی تو ادا کرکے اُس کی تاخیر کی توبہ کرے۔بعض نَمازی ایسے بھی ہوتے ہیں جو بلاناغہ فجر قضا ⑩ دیتے ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ معاذَاللہ عزوجل اِس قضاء کو کوئی عَیب ہی نہیں سمجھتے، انہیں نہ ہی افسوس ہوتا ہے، نہ ہی حسرت۔اگر کوئی سمجھانے کی کوشش بھی کرے، تو ہنستے ہوئے جواب ملتا ہے، ''آنکھ ہی نہیں کُھلتی'' حالانکہ اگر انہیں کاروبار کیلئے کسی دوسرے مُلک جانا پڑجائے اور صبح 5:00 بجے کی فلائٹ ہو تو شاید مال کے عشق میں نیند ہی نہ آئے اور رات 2:00 بجے ہی سے مَطار (Airport) پر پہنچ جائیں۔اِسی طرح اگر کسی دوسرے شہر پکنک کیلئے جانا ہوا اور ٹرین صبح 6:00 بجے ہو تو 5:00 بجے ہی اسٹیشن پر پہنچنے کی کوشش کریں۔کیسا ناز ک دَور ہے، نَمازِ فَجر کا کہو تو یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں، 'آنکھ نہیں کُھلتی!' اور جب دُنیوی کام کیلئے جانا ہو تو رُواں رُواں بَیدار ہو جاتا بلکہ نیند ہی نہیں آتی ہے۔ آہ! عبادت سے بندہ کس قَدَر جی چُرانے لگ گیا ہے اور کیسے کیسے بہانے بناتا ہے۔

حِکایت

ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، 'مجھے ایک روز شیطٰن نظر آیا اور کہنے لگا، یا حضرت! کیا بتاؤں ایک زمانہ وہ تھا کہ میں لوگوں کو تعلیم دیتا تھا اور اب وہ دَور آگیا کہ لوگ مجھے تعلیم دیتے ہیں!' (تَلبیس ابلیس ص ۳۸) صد کروڑ افسوس! جماعت سوا پانچ (5:15) بجے ہو تو لوگ صبح پانچ (5:00) بجے جماعت پانے کیلئے اُٹھنے کیلئے تیار نہیں۔اگرچہ باقی نَمازیں پابندی سے پڑھتے بھی ہوں۔حدیثِ پاک میں ہے، 'جس نے قصداً (جان بوجھ کر) نَماز چھوڑ دی اللہ عزوجل اس کا نام دوزخ کے اُس دروازے پر لکھ دے گا جس میں سے وہ داخل ہو گا۔ (مکاشفۃ القلوب ص ۱۸۳، مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت) بَہرحال اگر کسی سے معاذَاللہ عزوجل (یعنی اللہ عزوجل کی پناہ) کوئی نَماز قضاء ہو جائے اُس کو قضاء پڑھ لے اور تاخیر کی گڑگڑا کر توبہ بھی کر لے۔

تاخیر کی مُعافی مانگئیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قَضاءِ نَماز کے معاملے کو اِس مثال سے سمجھنے کی کوشش کریں کہ آپ نے زَید سے قَرض لیا اور وَعدہ کیا کہ کل شام کو ادا کر دوں گا۔ مگر ادائیگی میں دو دِن تاخیر کر دی ظاہر ہے کہ زَید آپ سے ناراض ہوگا کیونکہ آپ نے قرض لیتے وَقت وعدہ کیا تھا کہ کل شام کو ادا کروں گا۔ آپ نے وعدہ خِلافی کی اور اس کو پریشان کیا۔ (افسوس کہ عُموماً تجارت میں ایسا ہی کرتے ہیں) لہٰذا اب اس کی تَلافی اسی طرح ممکن ہے کہ اس سے جو قرضہ لیا تھا وہ بھی ادا کریں اور آپ نے ادائیگی میں جو دو دِن تاخیر کی اس کی مُعافی بھی مانگیں اور اس کو کسی طرح خوش کرنے کی کوشش کریں۔

گھر کا سامان بیچ کر قرض ادا کرنا ہوگا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ضِمناً عرض کرتا چلوں، اگر آپ نے کسی سے قرض لیا اور ادائیگی کیلئے کوئی رقم نہیں مگر برتن، فرنیچر وغیرہ سامان ہے تو اُس کو بیچ کر بھی قرض ادا کرنا ہوگا، اگر ادا نہیں کیا اور جس سے قرضہ لیا ہے اُس سے مُہلت بھی نہ لی آپ کا ہر لمحہ گناہوں بھرا ہوگا۔ چُنانچہ

ادائے قرض میں تاخیر کی ہَولناکی

حُجّۃُ الْاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ''اگر قرضدار قرض ادا کر سکتا ہو تو قرض خواہ کی مرضی کے بِغیر ایک گھڑی بھر بھی اگر دیر کرے گا تو گنہگار ہوگا اور ظالم قرار پائے گا۔ چاہے روزے کی حالت میں ہو یا نَماز کی حالت میں یا نیند کر رہا ہو۔ اُس کے ذِمّہ گناہ لکھا جاتا رہے گا اور بہر صورت (یعنی ہر صورت میں) اس پر اللہ عزوجل کی لعنت رہے گی اور یہ ایسا گناہ ہے کہ نیند کی حالت میں بھی اس کے ساتھ رہتا ہے (یعنی یوں سمجھئے کہ گناہوں کا میٹر مسلسل چلتا رہتا ہے) اور ادا کرنے کی طاقت کی یہ شرط نہیں کہ نقد روپیہ ہو بلکہ کوئی چیز اگر فروخت کر سکتا ہے مگر فروخت کر کے ادا نہیں کرتا تب بھی گنہگار ہوگا اور اگر خراب روپیہ پیسہ یا قرض کے بدلے ایسی چیز دے جو قرض خواہ کو ناپسند ہو تب بھی دینے والا گنہگار ہوگا اور جب تک اُسے راضی نہیں کرے گا اِس زیادتی سے نَجات نہیں پائے گا کیونکہ اس کا یہ فِعل کبیرہ گناہوں میں سے ہے مگر لوگ اسے معمولی خیال کرتے ہیں۔''

(کیمیائے سعادت ص ۳۳۶، ج ۱ ناشری انتشارات گنجینہ تهران)

تین پیسوں کا وَبال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل عُموماً اِس مسئلہ کی طرف کسی کا دھیان ہی نہیں۔ اکثر لوگ قرضہ لے کر لوٹانے کی طاقت رکھنے کے باوُجود ادا نہیں کرتے اور بِالخُصوص کاروباری لوگ تو قرض خواہوں کو دھکّے کِھلاتے ہی ہیں۔ بلکہ بعض تاجر چکنی چُپڑی باتوں میں پھنسا کر قرضہ ہی ہَڑپ کر جاتے ہیں یا طاقت کے بَل بُوتے پر دھمکی دیتے ہیں کہ اگر ہِمّت ہے تو ہم سے وُصول کرکے دِکھاؤ! یاد رکھئے! میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، ولیِ نعمت، عظیمُ البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مجدِّدِ دین و ملّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بدعت، عالِمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نَقْل کرتے ہیں کہ، "جو دُنیا میں کسی کے تقریباً تین پیسے قرضہ دبا لے گا اس کو اس کے بدلے بروزِ قِیامت سات سو باجماعت نَمازیں دینی پڑیں گی۔" (فتاویٰ رضویہ ج ۱۱، ص ۳۳ مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی) جب اس کے پاس نیکیاں نہیں رہیں گی تو اُس (یعنی قرضخواہ) کے گُناہ اِس (یعنی قرض دبا لینے والے) کے سَر پر رکھے جائیں گے اور آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ یہ حُکمِ عدل ہے اور اللہ تعالیٰ حقوقُ العباد مُعاف نہیں کرتا جب تک بندے خود مُعاف نہ کریں، اُس (قرضہ دبا لینے والے) پر فرض ہے کہ اپنے حال پر رَحم کرے اور قرض سے پاک ہو، موت کو دُور نہ جانے، آگ کا عذاب سہا نہ جائے گا۔ (ملخص از فتاویٰ رضویہ ج۲۵ ص ۶۹ رضا فاؤنڈیشن لاہور) جب تقریباً تین پیسوں کا یہ وَبال ہے تو جو لوگ ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں روپے کھا جاتے ہیں اُن کا کیا حال ہوگا! اور ظاہر ہے باجماعت نَمازیں بھی وہ دینی ہوں گی جو مقبول ہوئی ہوں گی۔ اور آہ! ہمیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ ہماری نَمازیں مقبول ہیں بھی یا کہ نہیں۔

رَوزانہ خیرات کا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرضہ کی بات چلی ہے تو یہ بھی عرض کردوں کہ اگر کوئی قرضہ لیکر طے شُدہ وقت پر نہیں دیتا تو قرض دینے والے کو رنجیدہ ہونے کی ضَرورت نہیں کیوں کہ جتنا قرض دیا ہے اُتنی رقم خیرات کرنے کا اس کو مفت میں روزانہ ثواب مل جاتا ہے۔ مَثَلاً کسی کو آپ نے سات تاریخ کو ایک ہزار روپے قرض دیئے اور اس نے وعدہ کیا کہ 12 تاریخ کو رقم واپس کردوں گا۔ اگر اُس نے مزید مُہلت لئے بغیر یہ رقم 12 کے بجائے 28 تاریخ کو دی 12 اور 28 تاریخ کے دوران سولہ ایّام بنتے ہیں، آپ کو ہر روز ایک ہزار کے حساب سے سولہ ہزار روپے خیرات کرنے کا ثواب ملے گا۔ چنانچہ

اعلٰی حضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حکایت

اعلٰی حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بارگاہ میں کسی نے عرض کی، حُضور! میرے کچھ روپے ایک شخص پر ہیں، وہ نہیں دیتا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا، اِس زمانہ میں قرض دیتا اور یہ خیال کرتا کہ وُصُول ہوجائے گا ایک مشکل خیال ہے۔ میرے پندرہ سو روپے لوگوں پر قرض ہیں۔ جب قرض دیا، یہ خیال کرلیا کہ دے دیئے تو خیر وَرنہ طلب نہ کروں گا۔ جن صاحبوں نے قرض لیا، دینے کا نام نہ لیا (پھر خود ہی فرمایا) جب یوں قرض دیتا ہوں تو ہبہ (یعنی ان کو مالک بنا دینا) کیوں نہیں کردیتا اس کی وجہ یہ ہے کہ حدیث شریف میں ارشاد فرمایا، جب کسی کا دوسرے پر دَین (قرض) ہو اور اس کی میعاد گزر جائے تو ہر روز اُسی قدر روپیہ کی خیرات کا ثواب ملتا ہے جتنا دَین (قرض) ہے۔ (مجمعُ الزّوائد حدیث ۶۶۷۶ ج ۴ ص ۲۴۲ دارالفکر بیروت)

اِس ثوابِ عظیم کے لئے میں نے دیئے مگر ہبہ نہ کئے (یعنی ان کو تحفۃً نہ دیئے) کہ پندرہ سو روپے روز کہاں سے خیرات کرتا۔

توبہ میں تاخیر کیوں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرض کے مُتعلّق ضِمناً کچھ مَعروضات پیش کئے۔ بہر حال بات یہاں سے چلی تھی کہ سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے **گناہوں کا علاج طلب کرنے والے کے دِل کو چوٹ کرنے کے لئے فرمایا،** جب سیِّدُنا مَلَکُ الموت علیہ السلام تشریف لے آئیں تو توبہ کی مُہلت مانگ لینا۔ اس پر وہ شخص کہنے لگا، مَلَکُ الموت علیہ السلام مُہلت نہیں دیں گے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا، جب تم جانتے ہو کہ وہ مُہلت نہیں دیں گے تو پھر توبہ میں آخر اتنی تاخیر کیوں کر رہے ہو؟ فوراً سے بیشتر توبہ کرلو۔ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جب وقت پورا ہوگیا تو یقیناً مُہلت نہ دی جائے گی۔ چُنانچہ اللہ عزوجل پارہ ۲۸ سورۃُ الْمُنٰفِقُوْن کی آیت نمبر ۹ اور ۱۰ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ

میرے آقا اعلٰی حضرت، امامِ اہلسنّت، ولیٔ نعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مجدّدِ دِین و مِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر و بَرَکت، حضرت علامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمٰن اپنے شہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن کنزالایمان میں اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں،

اے ایمان والو! تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ عزوجل کی یاد سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وُہی لوگ نقصان میں ہیں اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے، اے میرے رب عزوجل! تُو نے مجھے تھوڑی مدّت تک کیوں مُہلت نہ دی کہ میں صَدَقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا۔

مُہلَت نہیں ملے گی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب موت آچکی تو اب مُہلَت مانگی جا رہی ہے کہ یااللہ عزوجل! تُو نے مجھے مہلت کیوں نہ دی کہ میں تیری راہ میں خرچ کرتا اور نیک بندوں میں سے ہوتا۔ بہر حال مرنے کے بعد اگر کوئی پچھتائے کہ اگر مجھے مُہلت مل جاتی تو میں ضَرور نمازی بن جاتا مگر افسوس! اس بات کا بالکل احساس ہی نہیں تھا کہ مجھے یوں اچانک موت آجائیگی، یہ کہاں معلوم تھا کہ میرا حادِثہ (Accident) ہو جائے گا جو جان لیوا ثابت ہوگا، مجھے تو یہ خوش فہمی تھی کہ بہت ہی کامیاب ڈرائیور ہوں، میرے گمان میں بھی نہیں تھا کہ بریک فیل ہو جائے گا یا کوئی تیز رفتار گاڑی پیچھے سے ٹکر مار کر مجھے کچلتی ہوئی گزر جائے گی، میں تو یہی سمجھتا تھا کہ مجھے گردن توڑ بخار کبھی نہیں آئے گا جو کہ میری موت کا سبب بن جائے۔ اگر مجھے پہلے سے احساس ہوتا کہ بڑھاپے سے قبل بھرپور جوانی میں شادی سے قبل بھی موت آدبوچتی ہے تو میں لوگوں کے طعنوں کی کبھی پرواہ نہ کرتا، داڑھی بھی سنّت کے مطابق ایک مُٹھی تک بڑھاتا، زُلفوں اور عمامہ شریف کا تاج بھی اپنے سَر پر سجاتا۔ مَدَنی انعامات کا ہر ماہ فارم بھی پُر کرتا اور ذلیل دُنیا کی لاکھ مصروفیت ہوتی مگر پابندی کے ساتھ ہر ماہ تین دِن مَدَنی قافلے میں سفر کی ضَرور ضَرور ضَرور سعادت حاصل کرتا۔

حج کون کرے گا؟

آہ! میری آنکھوں پر غفلت کے پردے پڑے تھے، جب کوئی مجھے داڑھی رکھنے کا مَدَنی مشورہ دیتا تو میں شیطٰن کے کہنے پر اس طرح ٹال دیا کرتا تھا کہ اللہ عزوجل نے حج نصیب کردیا تو مکّے مدینے سے داڑھی رکھ کر آؤں گا۔ مگر مجھے کیا معلوم تھا کہ میرے مُقدّر میں حج و دیدارِ مدینہ کی سعادت نہیں اور میں حج سے پہلے پہلے موت کے گھاٹ اُتر جاؤں گا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی پکار پر، جس کی روح نے جتنی بار لَبَّیْک کہی وہ اُتنی بار لازمی حج کی سعادت پائے گا اور جس کی روح نے لبّیک نہیں کہی وہ کسی صورت میں حج نہیں کر پائے گا۔ چُنانچِہ دُرِّ مَنْثُور میں ہے، جب حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے کعبہ شریف کی تعمیر کی تو اللہ عزوجل نے حکم ارشاد فرمایا، اے ابراہیم! پہاڑ پر چڑھ کر لوگوں کو حج کیلئے بلاؤ۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے عرض کی، یااللہ عزوجل! میری آواز کیسے پہنچے گی؟ تو اللہ عزوجل نے فرمایا،

تم آواز دو، پہنچانا ہمارے ذِمّے ہے۔ جب حضرت سیّدُنا ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصّلوۃ والسّلام نے لوگوں کو حج کیلئے بلایا، تو جس کے نصیب میں حج کیلئے بلایا، تو جس کے نصیب میں حج تھا اس کی رُوح نے لَبَّیک کہا۔ (الدر المنثور ج ۱ ص ۳۲ دار الفکر بیروت) تو پیارے اسلامی بھائیو! کسی کو معلوم ہی نہیں کہ اس کے مقدّر میں حج ہے یا نہیں اگر بالفرض حج کا شَرَف حاصِل ہو بھی گیا اور آپ نے حج میں داڑھی رکھ بھی لی پھر بھی جتنا عرصہ حج کے اِنتظار میں داڑھی مُنڈواتے رہے اُس کا گناہ ملتا رہا۔ تو آخر کیوں اتنے عرصے تک داڑھی منڈوانے کے حرام فِعل میں مبتلاء ہوتے ہیں! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مان جائیے اور حج کا اِنتظار نہ فرمائیے۔ اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مرضی پر ابھی سے سرِ تسلیم خم کر لیجئے۔

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق بھی کیا داڑھی مُنڈاتا ہے؟ کیوں عِشق کا چہرہ سے اِظہار نہیں ہوتا!

اللہ عزّوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ' موچھیں خوب پَست کرو اور داڑھیوں کو مُعافی دو (یعنی بڑھنے دو) اور یہودیوں جیسی صورت مت بناؤ' (شرح معانی الاثار حدیث ۶۴۲۴ ج ۴ ص ۲۸ دار الکتاب العلمیة بیروت) لِہٰذا ابھی اسی وقت ایک مٹھی تک داڑھی سجانے کی پکّی نیّت فرمالیجئے۔

یاد رکھئے! داڑھی مُنڈانا اور ایک مٹھی سے گھٹانا دونوں حرام ہے لِہٰذا ٹھوڑی کے نیچے سے ایک مُٹھی تک داڑھی بڑھائیے۔

جُمُعہ سے نماز شُروع کروں گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض اوقات اگر کسی سے عرض کیا جاتا ہے کہ بھائی! نَماز شُروع کر دیجئے۔ تو جواب ملتا ہے، کہ جُمعہ سے شروع کروں گا کبھی بولتے ہیں، رَمَضانُ المبارَک نزدیک آرہا ہے، پہلے ہی روزے سے شروع کر دوں گا۔ یاد رکھئے! یہ شیطٰن کے خطرناک ترین واروں میں سے ایک وار ہے کہ خوب طویل اُمّیدیں بندھواتا ہے۔ واقعی کئی لوگ شیطٰن کے اس وار کا شکار ہو جاتے ہیں اور اس بات کو مطلقاً بھول جاتے ہیں کہ رَمَضانُ المُبارَک سے پہلے بھی موت آسکتی ہے۔ آپ کو ایک سچّا واقِعہ سُناتا ہوں:۔

پہلے موت آئی پھر جُمُعہ آیا

نیو کراچی کے چند اسلامی بھائیوں نے مجھے بدھ کو اِطّلاع دی کہ ہماری برادری میں آج رات اچانک دو اَموات ہو گئی ہیں۔ ایک اسلامی بہن کے کپڑے میں آگ لگ گئی اور وہ جھُلس کر فوت ہو گئیں اور ایک پکوڑے والے کا ہارٹ فیل (Heart Fail) ہو گیا ہے۔ میں (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ) نے ان کی نَمازِ جنازہ پڑھی۔ مجھے ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ ابھی دو تین دِن ہی ہوئے ہیں کہ اسلامی بھائیوں نے مرحوم پکوڑے والے پر اِنفرادی کوشش کی تھی اور انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ جُمعہ سے نَماز شروع

کردوں گا۔مگر آہ! جُمعہ آنے سے اوراس کے نماز شروع کرنے سے دو دِن پہلے خوداس کی اپنی نماز پڑھ لی گئی۔اللہ عزوجل میری، مرحومین کی،تمام اُمّتِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مغفرت فرمائے۔ (آمین)

بے نمازیوں کو چاہئے کہ جُمعہ کا انتظار کئے بغیر آج اور ابھی سے نماز کے اہتمام کی نیّت کرلیں۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں　　　سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

نیکی میں دیر کس بات کی!

جب کسی کارِ خیر میں اپنا ذاتی مفاد ہوتا ہے تو لوگ جھٹ بول پڑتے ہیں، واہ بھئی واہ! نیکی میں دیر کس بات کی! مگر جو نیکی نفس پر گراں محسوس ہوتی ہے تو اُسے جُمعہ یا رَمَضانُ المُبارَک یا حج تک مَوقُوف کرتے ہیں اور یہ بھی اکثر ٹالنے کیلئے ہوتا ہے ورنہ بہتیرے اس طرح کے وعدے کرنے والے بیسیوں جُمعے گزر جانے کے باوُجود نمازیں شروع کرنے سے اور کئی افراد حج کی سعادت پانے والے داڑھی بڑھانے کی سعادت سے محروم ہی رہتے ہیں۔جن کے دِل میں کامل طور پر خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو اُس کو اس طرح کی باتیں سوجھتی ہی نہیں وہ تو گناہوں سے توبہ کرکے نیکیوں کی طرف ہاتھوں ہاتھ لپک کر آتے ہیں۔

نوکری ہاتھوں ہاتھ چاہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میری بات کو اس مثال سے سمجھنے کی کوشش فرمائیے کہ اگر بے رُوزگار سے کوئی کہے کہ بھائی! ہم آپ کو نئے سال کے آغاز ہی میں کام پر لگادیں گے۔فی الحال ایک ماہ گھر میں آرام کیجئے۔یہ سُنتے ہی وہ تڑپ کر بول پڑے گا، بھائی! 'نیک کام میں دیر کیسی؟' گھر میں بچے بھوک سے بلک رہے ہیں ان کا اِحساس فرمائیں اور مجھے آج اور ابھی سے نوکری پر لگادیجئے، ابھی تو صِرف آدھا ہی دِن گزرا ہے، آدھے دِن کی کمائی سے کچھ نہ کچھ جیب خرچی نکل آئے گی اور پھر کل صبح سے آپ کے دفتر پر کام کے لئے باقاعِدہ حاضر ہوجاؤں گا!

کمزور بہانے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نوکری کرنی ہے تو ایک ماہ کیا آدھے دِن کا اِنتظار بھی دُشوار،مگر فرض نماز شروع کرنی ہے تو جمعہ بلکہ رَمَضان شریف آنا چاہئے اور اگر داڑھی رکھنی ہے تو حج پر جانا چاہئے اور کہیں گے، پہلے مدینے شریف سے ہو کر آجاؤں، بس دو جوان بیٹوں کی شادی کروادوں، مقروض ہوں پہلے قرضہ ادا کردوں پھر داڑھی بھی رکھ لوں گا۔

راہِ مولیٰ عزّوجل میں سفر

ابلیس مکّار وعیّار طرح طرح سے انسان پر وار کرتا ہے۔ مثلاً جو زید ہوٹلوں میں بیٹھ کر رات گئے تک اپنا وَقت برباد کرسکتا ہے، ساری شب فلمیں، ڈرامے دیکھ سکتا ہے مگر اُسی زید کو جب دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کی درخواست کی جاتی ہے تو کہتا ہے کہ بھائی! میں تو روز کماتا اور روز کھاتا ہوں، چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، میری غیر حاضری میں گھر سنبھالنے والا کوئی نہیں ہوتا وغیرہ وغیرہ۔ ہاں جو واقعی مجبور ہے وہ معذور ہے۔ مگر اکثر کو تو شیطٰن ہی بہانے سکھا کر عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر سے محروم رکھتا ہے کیونکہ شیطٰن مردود کو اندازہ ہے کہ اگر زید نے مَدَنی قافلوں میں سفر کرلیا تو پکّا نمازی اور سنّتوں کا عادی ہوجائے گا، نمازِ جنازہ اور دیگر دعائیں بھی سیکھ جائے گا، انفرادی کوشش کے ذَریعے دوسروں کو نمازی بنائے گا اور پھر خود نیکی کی دعوت کی خوب دھومیں مچائے گا اور ان پر اِستقامت پانے کیلئے مَدَنی انعامات کا کارڈ ہر ماہ فارم جمع کروائے گا، لہٰذا اس کو مَدَنی قافلوں میں سَفَر ہی نہ کرنے دیا جائے، بس کسی طرح اس کو موت آنے تک دُنیا کے دھندوں میں اُلجھا کر رکھا جائے تاکہ یہ آخرت کی تیاری نہ کرسکے اور گناہوں کا علاج کر ہی نہ پائے۔

راہِ مال میں سَفَر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کس قدَر نازُک دَور آگیا ہے کہ راہِ مولیٰ عزّوجل میں مَدَنی قافِلے کے اندر عاشقانِ رسول کے ساتھ چند روز سفر کیلئے ہمارے پاس وقت نہیں جبکہ لوگ 'راہِ مال' میں ہر طرح کا سفر اختیار کرنے کیلئے تیار رہتے ہیں۔ خواہ کتنے ہی عرصے تک والِدین اور بال بچوں سے دُور دوسرے مُلکوں میں پڑا رہنا پڑے اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ امریکہ، برطانیہ، جاپان وغیرہ غیر مسلم مُمالک کے ویزے کے حُصُول کی خاطر ایجنٹوں کے یہاں دھکّے کھاتے ہیں اور بعض اوقات ایجنٹ ایسوں کے لاکھوں روپے ہڑپ کر جاتے ہیں اور بندہ نہ اِدھر کا رہتا ہے نہ اُدھر کا۔ اگر پہنچ بھی گئے تو بعض اوقات طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

لندن کوئی جاپان چلا مال کمانے   دیوانہ چلا سُوئے بیابانِ مدینہ

جان لیوا ویزہ

اوّل تو Visa عارِضی پھر بارہا جَعلی ہوتا ہے، پھر دوسرے مُلک پہنچ کر چوروں کی طرح چھپ کر رہنا پڑتا ہے۔ اگر پکڑے گئے تو جیل میں گئے، غریبُ الوطنی میں کوئی پُرسانِ حال نہیں ہوتا۔ کئی لوگ بے چارے صدموں اور فاقوں سے مرجاتے ہیں اور وطن میں والدین اور بیوی بچے فریادیں کرتے رہ جاتے ہیں کہ خط نہیں آرہا، خیریت کی خبر نہیں مل رہی، اتنے سال ہوگئے کوئی رابطہ نہیں۔ یہ بے چارے اس آس پر جی رہے ہیں کہ جاپان سے بہت سامال آنے والا ہے، ان دکھیاروں کو کیا خبر کہ ان کی زندگی کا سہارا خوشی خوشی جاپان پہنچنے کے بعد جیل کی سلاخوں کے پیچھے سِسک سِسک کر موت کے گھاٹ اُتر چکا ہے۔ اُس کی لاش بھی گل سڑ کر مُنْتَشِر ہوچکی ہے، بے چارے کی قبر کا نام ونشان بھی مِٹ چکا ہے۔ آہ! وائے بے کسی! مسکین و بے کس اور غریبُ الوطن مرحوم کو ایصالِ ثواب کرنے والا بھی کوئی نہیں، کیوں کہ گھر والوں کو اس کی موت کا علم ہی نہیں۔

زندوں کو بھی ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے

یاد رہے! زندوں کو بھی ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے لہٰذا جن کا کوئی عزیز لاپتا ہو اُن کو چاہئے کہ اُس کو خوب ایصالِ ثواب کرتے رہیں تا کہ اگر وہ فوت ہوچکا ہے تو اُس کیلئے سامانِ راحت ہو۔ بے شک تیجہ، دسواں وغیرہ بھی ایصالِ ثواب کے ذرائع ہیں مگر مَفْقُوْدُالْخَبَر (یعنی گم شُدہ) کا تیجہ کریں گے تو لوگوں کو تعجب ہوگا، لہٰذا پڑھ پڑھ کر اُن کو ایصالِ ثواب کیجئے نیز بلا اعلانِ ایصالِ ثواب دینی کتابیں وغیرہ تقسیم کیجئے یا مسجِد بنادیجئے بہ نیّتِ ایصالِ ثواب خود بھی مدنی قافلوں میں سفر کیجئے اور ذِمّہ داران کے ذَرِیعے دوسروں کے اَخراجات ادا فرمادیجئے اِس طرح کے اور بہت سارے نیک کام ایصالِ ثواب کی نیّت سے کئے جاسکتے ہیں۔

لاش کا دَرْدناک انجام

اگر کچھ عرصہ کمانے میں کامیاب ہو بھی گیا تو کیا ہوا بالآخر موت آکر ہی رہے گی۔ آہ! بارہا ایسا ہوتا ہے کہ دوسرے مُلک میں ملازمت کرنے والوں کی فوتگی ہوجاتی ہے پھر بے چارے کی پیٹ چاک کر کے دِل گردے کلیجی آنتیں وغیرہ سب کچھ نکال کر کیمیکل بھری ہوئی بدحال لاشیں ہوائی جہاز کے ذَرِیعے وطن پہنچتی ہیں۔ آہ وفُغاں کا شور اُٹھتا، کُہرام مچتا، تدفین ہوتی اور بالآخر سب لوگ بھول جاتے ہیں۔ بھولنا بھی ضروری ہے کیوں کہ آخر دُنیا کے نظام نے بھی چلنا ہے۔ حضرتِ علّامہ جلالُ الدین سُیُوطی الشافِعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی نَقْل کرتے ہیں، حضرتِ عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، "اللہ عزوجل کا ایک فِرِشتہ قبروں پر مقرّر ہے، جب لوگ قبر پر مٹّی ڈال کر لوٹتے ہیں تو وہ ایک مُٹّھی مٹّی لیکر پھینکتا ہے اور کہتا ہے، جاؤ! اپنی دُنیا کی طرف اور اپنے مُردوں کو بھول جاؤ۔" (شرح الصدور ص ۱۰۳ دار الکتب العلمیہ)

عمر بھر کون کسے یاد کرتا ہے وَقت کے ساتھ خیالات بدل جاتے ہیں

ایمان لیوا ویزہ

معلوم ہوا آج کل جاپان وغیرہ بعض مُمالِک میں مسلمانوں کو آسانی سے ویزہ نہیں دیا جاتا۔ چُنانچہ مسلمان کہلانے والے ویزہ ایجنٹ (Visa Agent) معاذَ اللہ عزوجل مسلمانوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ فارم میں اپنے آپ کو قادِیانی یا عیسائی ظاہر کرو۔ بعض نادان اپنے آپ کو غیر مسلم لکھ بھی ڈالتے ہیں۔ یاد رکھئے! اس طرح کا مشورہ دینے والا ایجنٹ مشورہ دیتے ہی کافر ہوگیا چاہے جس کو مشورہ دیا گیا اُس نے انکار کردیا ہو اور اگر Visa کے طالِب نے اپنے آپ کو قادیانی یا عیسائی یا غیر مسلم کہا، فارم میں لکھا یا لکھوایا تو وہ بھی کافر و مُرتد ہوگیا یہ اگر شادی شدہ تھا تو نکاح بھی ٹوٹ گیا، اگر کسی کا مُرید تھا تو بیعت بھی ختم ہوئی، پہلے جو بھی عبادتیں کی تھی مثلاً تمام نمازیں، روزے، عُمرے، خیراتیں وغیرہ تمام نیکیاں برباد ہوگئیں، اگر حج کیا تھا تو وہ بھی جاتا رہا۔ اپنے آپ کو اس طرح بہلا وا دینا کافی نہیں کہ میں تو عرصے سے بے رُوزگار ہوں، بہنوں کی شادی کروانی ہے، میری مجبوری ہے، میری کافر ہونے کی نیت نہیں تھی بس میں نے یونہی بے دِلی کے ساتھ جھوٹ مُوٹ اپنے آپ کو کافر لکھوایا ہے۔ میں تو پکا مسلمان ہوں، اس طرح جھوٹی جھوٹی باتوں سے کوئی کافر تھوڑے ہوجاتے ہیں۔ یاد رکھئے! اگر کوئی اپنے آپ کو مذاقاً بھی کافر کہے یا لکھے تو کافر ہوگیا۔ بلکہ اگر بالفرض اس طرح کہے یا لکھے کہ میں سو برس کے بعد کافر ہوجاؤں گا تب بھی ابھی فوراً کافر ہوگیا۔ ہاں اگر مجبوری ایسی ہو مثلاً کسی نے جان سے مار ڈالنے، کوئی عُضو کاٹ ڈالنے یا شدید مار مارنے کی صحیح دھمکی دی اور یہ جانتا ہے کہ دھمکی دینے والا جو کہتا ہے کر گزرے گا تو اب اس کے کہنے کے مطابق اپنے آپ کو کافر کہا، لکھا یا اس دھمکی دینے والے کے حُکم پر بُت کو سجدہ کرلیا تو کافر نہ ہوگا جبکہ دِل ایمان پر مطمئن ہو۔ مگر نوکری کیلئے Visa کے معاملے میں ہرگز ایسی مجبوری نہیں ہوتی۔ خدانخواستہ کسی نے ایسی غَلَطی کر ڈالی ہے تو فوراً فوراً اس کُفر سے توبہ کرکے تجدیدِ ایمان کرلے یعنی کفر سے توبہ کرلے اور نئے سرے سے کلمہ پڑھ لے، اگر شادی شدہ تھا اور سابِقہ بیوی کو رکھنا چاہے تو نئے مہر سے دوبارہ نکاح بھی کرے، اگر مُرید ہونا چاہے تو سابِقہ پیر صاحب سے یا کسی بھی جامعِ شرائط پیر سے مُرید ہوجائے۔ یاد رکھئے! معاذَ اللہ جس کا خاتمہ کفر پر ہوگا وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنّم کی آگ میں جلتا اور عذاب پاتا رہے گا۔

کرلے توبہ رب عزوجل کی رَحمت ہے بڑی ۔۔۔۔ ورنہ دوزخ میں سزا ہوگی کڑی

توبہ و تجدید ایمان کا طریقہ

اب میں آپ کی خدمت میں نئے سِرے سے ایمان لانے کا طریقہ عرض کرتا ہوں، دیکھئے! توبہ دِل کی تصدیق کے ساتھ ہونی ضَروری ہے۔ صِرف زَبانی توبہ کافی نہیں۔ مثلاً کسی نے کُفر بک دیا اور کُفر اس پر نافذ ہوگیا اب اُس کو دوسرے نے بہلا پُھسلا کر اس طرح توبہ کروادی کہ کُفر بکنے والے کو معلوم تک نہیں ہوا کہ میں نے فُلاں کُفر کیا تھا، جس سے اب توبہ کررہا ہوں۔ اس طرح توبہ نہیں ہوسکتی۔ اس کا کُفر بدستور باقی ہے۔ لہٰذا جس کُفر سے توبہ مقصود ہے وہ اُسی وقت مقبول ہوگی جبکہ وہ اس کُفر کو کُفر تسلیم کرتا ہو اور دِل میں اُس کفر سے بیزاری بھی ہو۔ جو کُفر سرزد ہوا اُس کا تذکرہ بھی ہو۔ مثلاً جس نے ویزا فارم پر اپنے آپ کو عیسائی لکھ دیا وہ اس طرح کہے، ﴿یااللہ عزوجل! میں نے ویزہ فارم میں اپنے آپ کو عیسائی ظاہر کیا ہے اس کُفر سے توبہ کرتا ہوں۔ لَآاِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم 'اللہ عزوجل کے سوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے رسول ہیں۔'﴾ اس طرح مخصوص کُفر سے توبہ بھی ہوگئی اور تجدیدِ ایمان بھی۔ اگر معاذ اللہ عزوجل کئی کُفریات بکے ہوں اور یہ بھی یاد نہ ہو کہ کیا کیا بکا ہے تو کہیں، یااللہ عزوجل! مجھ سے جو جو کُفریات صادِر ہوئے ہیں میں ان سے توبہ کرتا ہوں۔ پھر کلِمہ پڑھ لیں، اگر کلمہ شریف کا ترجَمہ معلوم ہے تو زَبان سے ترجمہ دوہرانے کی حاجت نہیں۔ اگر یہ معلوم ہی نہیں کہ کُفر بکا بھی ہے یا نہیں تب بھی اگر احتیاطاً توبہ کرنا چاہیں تو اس طرح کہیں، یااللہ عزوجل! اگر مجھ سے کوئی کُفر ہوگیا ہو تو میں اُس سے توبہ کرتا ہوں۔ یہ کہنے کے بعد کلِمہ پڑھ لیں۔

مَدَنی مشورہ

روزانہ سونے سے قبل دو رَکعت صَلٰوۃُ التَّوبہ ادا کرکے اِحتیاطی توبہ و تجدیدِ ایمان کرلینا چاہئے اور اگر بآسانی گواہ دستیاب ہوں تو میاں بیوی توبہ کرکے گھر کی چار دیواری میں کبھی کبھی احتیاطاً تجدیدِ نکاح بھی کرلیا کریں۔ ماں، باپ، بہن بھائی اور اولاد وغیرہ عاقِل و بالغ مسلمان مرد و عورت نکاح کے گواہ بن سکتے ہیں۔

تجدیدِ نکاح کا طریقہ

تجدیدِ نکاح کے معنیٰ ہے، نئے مَہر سے نیا نِکاح کرنا اِس کیلئے محفِل کرنا اور لوگوں کو اکٹھا کرنا ضَروری نہیں۔ نکاح نام ہے ایجاب وقَبول کا۔ ہاں بوقتِ نکاح بطورِ گواہ دو مَرد مسلمان یا ایک مَرد مسلمان اور دو مسلمان عورتوں کا حاضِر ہونا لازِمی ہے۔ خُطبۂ نکاح شرط نہیں بلکہ مُستَحَب ہے۔ خُطبہ یاد نہیں تو اَعُوْذُ بِاللّٰہ اور بِسْمِ اللّٰہ شریف کے بعد سورۂ فاتِحہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ کم از کم دو تولہ ساڑھے سات ماشا چاندی یا اُس کی رقم مَہر واجب ہے۔ مثلاً آپ نے ۵۲۵ روپے مَہر دینے کی نیت کرلی ہے (مگر یہ دیکھ لیں کہ مذکورہ چاندی کی قیمت ۵۲۵ روپے سے زائد تو نہیں) تو اب کم از کم دو مسلمان مَردوں یا ایک مسلمان اور دو مسلمان عورتوں

کی موجودگی میں آپ 'اِیجاب' کیجئے یعنی عورت سے کہئے، میں نے ۵۲۵ روپے مہر کے بدلے آپ سے نکاح کیا۔ عورت کہے، میں نے قبول کیا' نکاح ہوگیا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عورت ہی خُطبہ یا سورۂ فاتحہ پڑھ کر 'اِیجاب' کرے اور مَرد کہے، 'میں نے قبول کیا' نکاح ہوگیا۔ بعدِ نکاح اگر عورت چاہے تو مہر مُعاف بھی کرسکتی ہے۔ مگر مَرد بلاحاجت عورت سے مہر معاف کرنے کا سُوال نہ کرے۔

مَدَنی پھول

جن صورتوں میں نکاح خَتم ہوجاتا ہے مثلاً صَریح کُفر اور مُرتَد ہوگیا تو تجدیدِ نکاح میں مَہر واجِب ہے البتّہ اِحتیاطی تجدیدِ نکاح میں مہر کی حاجت نہیں۔ (مُلَخص از ردالمحتار ج۴ ص ۳۳۸، ۳۳۹)

تَنبِیہ...... مُرتَد ہوجانے کے بعد اور توبہ وتجدیدِ ایمان سے قبل جس نے نکاح کیا اُس کا نکاح ہوا ہی نہیں۔

نیک بننے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں کا عِلاج اور ایمان کے تَحَفُّظ کا جذبہ بیدار کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔ تمام اسلامی بھائی زندگی میں یکمُشت 12 ماہ، ہر بارہ ماہ میں تیس دن اور ہر تیس دِن میں کم از کم تین دن مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر کی نیّت فرمالیجئے۔ اگر آپ کو با اَخلاق اور باکردار مسلمان بننے کی آرزو ہے تو 72 مَدَنی انعامات کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی کوشش میں لگ جایئے اور اس کا کارڈ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دِن کے اندر اندر اپنے علاقائی ذمّہ دارِ دعوتِ اسلامی کے پاس جمع کروایئے۔ اسلامی بہنوں کیلئے 63 مَدَنی انعامات ہیں وہ بھی ہر ماہ کارڈ بھر کر جمع کروائیں۔ مَدَنی انعامات پر عمل کو مزید آسان بنانے کیلئے مکتبۃ المدینہ نے مَدَنی گلدستہ نامی کتاب شائع کی ہے اس کو ضرور حاصل کیجئے۔ مَدَنی گلدستہ کا مطالعہ کرنے سے آپ کیلئے مَدَنی انعامات پر عمل کرنا اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل بہت ہی آسان ہوجائے گا۔